المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث-ایک تعارف

ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی

مشہور مستشرق پروفیسر اے۔ جے۔ ونسنک Arent Jan Wensinck (1888-1939) اور ان کے رفقاء کی مرتب کردہ کتاب ﴿المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی﴾ حدیث کے طالب علموں اور محققین کی ایک بنیادی ضرورت بن گئی ہے۔ اس کتاب میں صحاح ستہ کے علاوہ موطا امام مالک، مسند احمد اور سنن الدارمی کے الفاظِ احادیث کی اشاریہ سازی کی گئی ہے۔ ان نو کتب حدیث میں موجود کوئی حدیث تلاش کرنی ہو، یا یہ جاننا ہو کہ فلاں حدیث ان میں سے کس کس کتاب میں آئی ہے تو اس کتاب کی مدد سے اسے بآسانی تلاش کیا جاسکتا ہے۔ علم حدیث کے میدان میں یہ ایک اہم خدمت ہے جس پر مستشرق موصوف اور اس کے علمی معاونین از حد شکریے وستائش کے مستحق ہیں۔

اس کتاب کی ترتیب وتالیف کا عرصہ تقریباً ۶۵ سالوں (۱۹۲۲ء تا ۱۹۸۷ء) پر محیط ہے، تقریباً اتنی ہی تعداد ان دانشوروں اور محققین کی ہے جنہوں نے اس پروجیکٹ میں اپنا علمی تعاون پیش کیا ہے۔ اس طرح یہ اہم علمی کام چار نسلوں کی کاوشوں کا حاصل ہے۔ مغرب میں اجتماعی تحقیق کا رواج چل پڑا ہے، یہ کتاب اس کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔ اس مقالے میں اس کتاب کی ترتیب وتالیف کی تاریخ پر ایک نظر ڈالنی اور اس کا تعارف پیش کرنا مقصود ہے۔

ونسنک۔ مختصر تعارف: اے۔ جے۔ ونسنک ۱۹۰۸ء سے ۱۹۲۷ء تک لیدن یونیورسٹی Uninversity of Leiden میں عبرانی زبان کے استاد رہے، سامی زبانوں کی معرفت میں انہیں کافی شہرت ملی، ۱۹۲۷ء میں وہ اسی یونیورسٹی میں عربی زبان کے پروفیسر ہوگئے ہیں، اس منصب پر ان سے پہلے مشہور مستشرق کرسٹان سنوک ہرغرونجہ Christion Snouck Hurgronje (1857-1936) فائز تھے۔ ونسنک نے اسلامیات پر مطالعے و تحقیق کو اپنا خاص موضوع بنایا، ان کا پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ ''محمد اور یہود مدینہ'' (طبع لیدن، ۱۹۰۶ء) کے عنوان سے تھا۔ ۱۹۲۵ء میں انہوں نے انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کی تدوین میں حصہ لیا اور اس کی چار جلدیں تیار کیں۔

ان کی چند تصانیف درج ذیل ہیں: ۱-مشرقی (عیسائی اور اسلامی) تصوف (طبع لیدن، ۱۹۲۸ء)، ۲-اہل مشرق کے نزدیک مشیت واحدہ کا اعتقاد (طبع لیدن، ۱۹۲۸ء)، ۳- سریانی ادبیات میں مشرقی تصوف (طبع لیدن، ۱۹۲۸ء)، ۴-عقیدۂ اسلامی اور اس کا تاریخی ارتقاء (طبع کیمبرج، ۱۹۳۲ء)، ۵-غزالی کی فکر (طبع پیرس، ۱۹۴۰ء)(۱)۔

ونسنک کو حدیث پر بھی علمی کام کرنے سے دلچسپی تھی، اس موضوع پر ان کی ایک اہم کتاب A Hand Book of Early Muhammadan Tradition (طبع لیدن، ۱۹۲۷ء) ہے۔ اس میں حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کی چودہ کتابوں میں موضوعات حدیث کا اشاریہ دیا گیا ہے۔ حدیث پر ان کی دوسری اہم کتاب المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی ہے، جس کا آئندہ سطور میں تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

معجم کی تالیف کا ابتدائی تصور: پروفیسر ونسنک کے ذہن میں معجم کی تالیف کا خیال ۱۹۱۶ء سے قبل آیا تھا، اس سلسلے میں انہیں مستشرق ہرغرونجے Hurgronje سے رہنمائی ملی تھی، البتہ انہوں نے اس پروجیکٹ پر باقاعدہ کام ۱۹۲۲ء سے شروع کیا۔ ۱۹۲۷ء میں ونسنک نے اپنی کتاب A Hand Book of Early Muhammadan Tradition شائع کی۔ اس کتاب میں متونِ احادیث پیش کرنے کے بجائے صرف موضوعات کا تذکرہ Alphabet کی ترتیب سے کیا گیا تھا، اور ان مقامات کے حوالے دیئے گئے تھے جہاں کتب حدیث میں ان پر مواد مل سکتا تھا۔ اس Hand Book کی تالیف کے لئے جو مواد اکٹھا کیا گیا وہی بعد میں معجم کی تالیف میں کام آیا، لیکن دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ ہینڈ بک کے برخلاف معجم کے بارے میں یہ منصوبہ بنایا گیا کہ اس کی زبان عربی ہوگی اور اس میں بنیادی کلمات کو ان کے سیاق کے ساتھ ذکر کیا جائے گا۔ معجم کی تالیف کا مقصد ونسنک اور ان کے معاونین کے نزدیک یہ نہیں تھا کہ اسے لغوی مطالعات کے لئے ایک مرجع کی حیثیت دے دی جائے، بلکہ ایک ایسا ماخذ بنانا ان کے پیش نظر تھا جس کے ذریعے اہل علم کو حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کی اہم کتابوں میں مطلوبہ احادیث تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

اندازِ تالیف: ونسنک اور ان کے معاونین نے معجم کی تالیف کا خاکہ اس طرح بنایا کہ وہ الفاظ، جن کا کتب حدیث میں بہت زیادہ استعمال ہوا ہے اور ان سے کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں ہوتا، انہیں حذف کر دیا جائے، وہ الفاظ جن کا کثرت سے استعمال ہوا ہے اور وہ مفید طلب بھی ہیں، انہیں بغیر سیاق کے ذکر کر دیا جائے۔ اس سے علمی اور اقتصادی دونوں اعتبار سے فائدہ ہوگا، اس لئے کہ اگر کوئی ایک لفظ یا جملہ بھی ساقط نہیں کیا جائے گا تو کتاب کا حجم بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔ اس کی وجہ سے اس سے استفادہ میں بہت دشواری ہوگی اور طباعت کے اخراجات بھی بہت بڑھ جائیں گے، چنانچہ اسی نہج پر وہ کام کرنے لگے۔ ونسنک کے اس کام کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ بعض لوگوں نے یہ رائے دی کہ وہ جن کتب حدیث کا معجم (Index) تیار کرنا چاہتے ہیں، پہلے ان کے محقق ایڈیشن شائع کریں۔ اس

کے جواب میں ونسنک کا کہنا یہ تھا کہ اس قسم کے کام کے لئے ان کی عمر نا کافی ہے۔ انہوں نے نصوص کو اسی طرح نقل کیا جس طرح وہ دستیاب کتابوں میں درج تھیں۔ گویا کہ انہیں یہ بات تسلیم تھی کہ جن نصوص کی تحقیق علمی طور پر نہیں ہو سکی ہے، ان میں غلطیوں کا در آنا ممکن ہے، چنانچہ ونسنک اور ان کے بعد کام کرنے والوں نے بھی اسی انداز پر کتب حدیث کی دستیاب غیر محقق طباعتوں (Editions) پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنا کام جاری رکھا۔ بعد میں مصری محقق و دانشور شیخ محمد فواد عبدالباقی نے صحیح مسلم، سنن ابی ماجہ اور مؤطا امام مالک کے محقق ایڈیشن شائع کئے تو انہوں نے احادیث پر نمبر ڈالنے میں ان نمبروں کی رعایت کی جو ونسنک نے اپنی معجم میں درج کئے تھے۔

اشاعت کا آغاز: ڈاکٹر جے۔ جے۔ وٹکام (J.J. Witkam) نے لکھا ہے: ''۱۹۳۶ء المعجم المفہرس کی تالیف کی تاریخ کا سب سے اہم مرحلہ تھا، اس مرحلے میں کتب حدیث کا دقت و باریکی سے مطالعہ کر کے نصوص (الفاظ مع سیاق) کے کارڈز تیار کر لئے گئے۔ اس طرح بنیادی کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔ اس کے بعد اس خام مواد کی روشنی میں اصل کتاب کی تالیف کا باقاعدہ آغاز کیا گیا'' (۲)۔

لیکن یہ بات صحیح نہیں معلوم ہوتی، بلکہ بعض شواہد ایسے ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مرتب شکل میں تالیف کا آغاز چوتھی دہائی کے اوائل ہی سے ہو گیا تھا۔ معجم کی طباعت و اشاعت کا کام پہلے اجزاء کی شکل میں کیا گیا، ہر جز اسی صفحات پر مشتمل ہوتا تھا (اسے فصل Livraison کا نام دیا گیا)۔ سات فصول کی اشاعت کے بعد انہیں ایک جلد کی شکل دے دی جاتی تھی۔ ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی علی گڑھ کی لائبریری میں معجم کا جو قدیم نسخہ محفوظ ہے، خوش قسمتی سے اس کی جلد اول میں فصل سوم کا سرورق موجود ہے، اس پر سن اشاعت ۱۹۳۴ء درج ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ فصل اول کی اشاعت اس سے پہلے ہو چکی تھی۔

جلد اول (ا-ح): سات فصول پر مشتمل جلد اول ۱۹۳۶ء میں پروفیسر ونسنک کی نگرانی میں شائع ہوئی، اس کے سرورق پر مرتبین کا تذکرہ یوں کیا گیا ہے: ﴿رتبه ونظمه لفيف من المستشرقين، ونشره الدكتور ا. ی. ونسنک استاذ العربية بجامعة ليدن.﴾ مقدمے میں ونسنک نے ذکر کیا تھا کہ وہ کتاب کی آخری جلد میں اس پروجیکٹ کی تفصیلات بیان کریں گے اور اس کے آغاز و ارتقا کے مراحل پر روشنی ڈالیں گے، لیکن یہ ان کے لئے مقدر نہ تھا، کیونکہ ۱۹۳۹ء میں ان کا انتقال ہو گیا۔

جلد دوم (خب-سز): اپنی حیات میں پروفیسر ونسنک جلد دوم کی صرف چار فصلیں ۸، ۹، ۱۰ اور ۱۱ شائع کر سکے تھے۔ ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی علی گڑھ کی لائبریری میں فصل ۸ اور فصل ۱۰ کے سرورق محفوظ ہیں، فصل ۸ (خب-خمر، ص ۱-۸۰) پر سن اشاعت ۱۹۳۷ء اور فصل ۱۰ (دوم-رحم ص ۱۶۱-۲۴۰) پر ۱۹۳۸ء درج ہے۔ ونسنک کی وفات کے بعد معجم کی تحریر و تسوید کے کام کی نگرانی ڈاکٹر جے۔ پی۔ مننسگ (J.P.Mensing) کے سر آ گئی۔ موصوف

سنوک اور ونسنک کے شاگرد ہیں۔ ''فقہ حنبلی میں حدود'' (طبع لیدن، ۱۹۳۶ء) کے موضوع پر انہوں نے پی۔ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی۔ پھر ۱۹۳۸ء میں لیدن یونیورسٹی میں ماڈرن عربی کے استاد مقرر ہوئے، ۱۹۴۰ء میں اس پروجیکٹ کو اپنے ہاتھ میں لینے کے بعد تین سال کے عرصے میں انہوں نے جلد دوم کی مزید تین فصول ۱۲، ۱۳، ۱۳اور ۱۴ شائع کیں، اس کے بعد ۱۹۴۳ء میں وہ دوسری جلد مکمل کر کے شائع کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس طرح جلد دوم کی اشاعت دو محققین کی کاوشوں کی مرہون منت ہے، اس کی ابتدائی چار فصول (''ز'' تک) ونسنک کی تیار کردہ تھیں، جبکہ آخری تین فصلوں کو منسنگ نے تیار کی تھیں۔ اسی لئے اس جلد کے ٹائٹل پر دونوں کا نام یوں درج کیا گیا ہے۔﴿'' رتبه ونظمة لفيف من المستشرقين، ونشره الدكتورا.ى. ونسنک استاذ العربية بجامعة ليدن، والدكتور ى. پ منسنج محاضر العربية بجامعة ليدن''﴾اس جلد پر ڈاکٹر منسنگ کے دو پیش لفظ ہیں، ایک پر نومبر ۱۹۴۱ء اور دوسرے پر جولائی ۱۹۴۳ء کی تاریخ درج ہے۔ اس میں انہوں نے اپنے پیش رو پروفیسر ونسنک کی طرح وعدہ کیا کہ دوالگ سے ایک مضمون لکھیں گے جس میں اس پروجیکٹ کی تفصیلات بیان کریں گے، یہ بھی ذکر کریں گے کہ معجم کی تالیف کا خیال (پروفیسر ونسنک کے) ذہن میں کیسے آیا؟ اور یہ پروجیکٹ کن مراحل سے گزرا؟ لیکن انہیں بھی اس کی توفیق نہ مل سکی۔ ۱۹۵۱ء میں ایک مرض میں مبتلا ہو کر وہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے، اس وقت وہ اقوام متحدہ کی جانب سے ایک مہم پر لیبیا میں تھے۔

جلد سوم (سنم-طعم): ڈاکٹر منسنک نے لیبیا جانے سے قبل اس پروجیکٹ پر کام جاری رکھنے کی ذمے داری ہالینڈ کے دو نوجوانوں ہاس (W.P.De Haas) اور وان لون (J.B.Vaanloon) کو سونپ دی تھی۔ ان دونوں نے ۱۹۵۴ء تک کام جاری رکھا، لیکن جلد دوم کی اشاعت پر دس سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود سوم مکمل شائع نہ ہو سکی، البتہ اس کی فصول شائع ہوتی رہیں۔ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ کی لائبریری میں فصل ۱۸ اور فصل ۲۰ کے سرورق محفوظ ہیں، ان کے مطابق فصل ۱۸ کی اشاعت ۱۹۵۲ء میں اور فصل ۲۰ کی ۱۹۵۴ء میں ہوئی۔ فصل ۱۸ کے ٹائٹل کور پر چار مرتبین: ی۔پ۔منسنج (J.P.Mensing)، و-پ-دی-ہاس (W.P.Da.Haas)، ی۔ ب۔ون لون (J.B.Vanloom) اور ک۔ادریانسی (C.Adriaanse) کے نام درج ہیں، جبکہ فصل ۲۰ کے سرورق پر منسنگ کا نام نہیں ہے، بقیہ تینوں نام ہیں۔ فصل ۲۱ کی اشاعت کے بعد تیسری جلد مکمل ۱۹۵۵ء میں شائع ہوئی۔ ڈاکٹر وٹکام نے لکھا ہے: ''اس جلد کو شائع کرنے کا سہرا J.T.P. Bruyn اور H.C. Ruyter کے سر جاتا ہے'' (صفحہ ح)۔

اس جلد کی اشاعت میں ڈاکٹر سی۔سی۔برگ (C.C.Berg) کی دلچسپی اور معاونت کو بڑا دخل تھا۔ موصوف لیدن یونیورسٹی میں جاوی زبان کے استاد اور رائل اکیڈمی امسٹردام (Royal Academy

(Amsterdam کے چیئرمین تھے۔ان کی وجہ سے معجم کے طباعتی مصارف کے لئے ہالینڈ اور دیگر ممالک کی بعض تنظیموں اور اداروں کی جانب سے مالی تعاون ملا۔ڈاکٹر برگ ہی کی بدولت یہ پروجیکٹ دشوار گزار مرحلہ طے کرسکا۔اپنے پیش لفظ میں ڈاکٹر برگ نے اس جلد کی ترتیب واشاعت کے مراحل پر روشنی ڈالی ہے اور معاونین کا شکریہ ادا کیا ہے۔

جلد چہارم (طعن۔غمر): جلد چہارم کی تیاری اور اشاعت کا کام ڈاکٹر ہاس، ڈاکٹر وان لون اور ڈاکٹر بروین نے انجام دیا۔یہ جلد بھی سات فصول (۲۲-۲۸) پر مشتمل ہے۔ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی کی لائبریری میں اس کی آخری فصل ۲۸ کا سرورق محفوظ ہے، اس پر انہی تینوں محققین کے نام درج ہیں اور مکمل جلد کی اشاعت کے وقت اس کے ٹائٹل پر بھی انہی حضرات کا نام ہے، لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آخری مرحلے میں یہ پروجیکٹ ڈاکٹر جے۔بروخمان(J.B.Brugman) کی زیرنگرانی لیدن یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر مقرر ہوئے، انہوں نے اس پروجیکٹ میں کام کرنے والے طلبہ واساتذہ کی ایک ٹیم تیار کرلی اوران کے تعاون سے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

جلد پنجم تا جلد ہفتم: بقیہ تین جلدیں (پنجم، ششم اور ہفتم) مکمل ڈاکٹر بروخمان کی زیرنگرانی شائع ہوئیں۔جلد پنجم ۱۹۶۵ء میں، جلد ششم ۱۹۶۷ء میں اور جلد ہفتم ۱۹۶۹ء میں منظرعام پر آئی، جلد پنجم اور جلد ششم میں کوئی پیش لفظ نہیں ہے، البتہ جلد ہفتم میں ڈاکٹر بروخمان کے قلم سے مختصر (نصف صفحہ کا) پیش لفظ موجود ہے۔

مجلس مشاورت: معجم کی ابتدائی دو جلدوں میں اراکین مجلس مشاورت کے نام شائع ہوئے ہیں۔جلد اول میں درج ذیل نام ہیں:

1.M.M.Anesaki(Tokio)2.Bajraktarevic(Beograd)3.M.Foud Abo Baky(Cairo)4.Jorga(Bucarest)5.Kratchkovsky(Leningrad)6Lopez(Lisbonne) 7.Marcais(Paris)8.Moberg(Lund)9.Nallino(Rome)10.Nicholson (Cambridge)11.Pedersen(Copenhague)12.Ruzicka(Prague)13.Schencke(Oslo) 14.Tallquist(Helsingfors)15.Torrey(New Haven)

جلد دوم کی فہرست میں ایک نام Nallino (Rome) (نمبر شمار ۹) نکال دیا گیا ہے، جلد سوم کی فصل ۲۰ میں بھی چودہ ہی نام ہیں، بقیہ جلدوں میں اس پوری فہرست کو حذف کردیا گیا ہے، البتہ جلد چہارم کی آخری فصل ۲۸ کے سرورق کے اندرون صفحہ پر مجلس مشاورت کے ڈائریکٹر (Director of Bureau) کی حیثیت سے (J.Brugman کا نام درج ہے۔

علمی معاونین: اس پروجیکٹ میں مشہور مصری محقق ودانشور محمد فواد عبدالباقی کا عملی تعاون بہت اہم اور غیر معمولی ہے، موصوف متعدد کتابوں کے مصنف ہیں، ﴿المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم﴾ کے

نام سے الفاظ قرآن کا انڈکس ان کا قابل قدر اور لائق ستائش کارنامہ ہے۔ انہوں نے ونسنک کی کتاب A Hand Book of Early Muhammadan Tradition کا ''مفتاح کنوز السنة'' کے نام سے عربی میں ترجمہ کیا ہے (طبع قاہرہ، ۱۹۳۴ء)۔ زیر تعارف معجم کے سلسلے میں انہوں نے متعدد پہلوؤں سے تعاون کیا ہے، ان کا ایک تعاون یہ ہے کہ انہوں نے حدیث نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد بنیادی کتابوں مثلاً صحیح مسلم، سنن، ابن ماجہ اور مؤطا امام مالک کے محقق ایڈیشن شائع کئے اور ان میں احادیث کے نمبر ڈالنے میں ان نمبروں کی رعایت کی جو ونسنک نے اپنی معجم اور ونسنک کی دوسری کتاب مفتاح کنوز السنة سے صحیح طریقے سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایک کتاب تصنیف کی، جس کا نام تیسیر المنفعة بکتابی مفتاح کنوز السنة والمعجم المفهرس لالفاظ الحديث النبوی (طبع قاہرہ، ۱۹۳۵ء-۱۹۳۹ء)

ونسنک کی ان دونوں کتابوں میں چونکہ مصادر حدیث کے غیر محقق اور غیر مرقم نسخوں پر انحصار کیا گیا ہے، اس لئے ابواب واحادیث کے حوالوں میں کہیں کہیں ایک دو نمبروں کا فرق ہو جاتا ہے۔ فواد عبدالباقی نے تفصیلی جدول تیار کیئے تاکہ ان کتابوں کے حوالوں تک بآسانی رسائی ہو سکے۔

اس کے علاوہ خود اس معجم کی تیاری کے دوران بھی انہوں نے تعاون کیا ہے اور مرتبین کو وقتاً فوقتاً اپنے مشوروں سے نوازا ہے، ان کا نام مجلس مشاورت میں شامل تھا، جلد سوم اور جلد چہارم (اسی طرح فصل ۱۸، ۲۰، ۲۸) کے سرورق پر ان جلدوں کی تیاری میں ان کی مشارکت کی صراحت موجود ہے۔ ڈاکٹر وٹکام نے ان کے تعاون کا ان الفاظ میں اعتراف کیا ہے:

''انہوں نے معجم کے مرتبین کا ہمیشہ تعاون کیا اور سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم کے بارے میں اپنی وسیع معلومات سے انہیں مستفید کیا، انہوں نے متعدد مواقع پر اور خاص طور سے پروجیکٹ کے نصف اول میں ترتیب وتدوین کے اہم اور بنیادی مسائل میں مرتبین کو انتہائی قیمتی مشوروں سے نوازا'' (صفحہ ح، ط)

دوسرے اہم معاون ڈاکٹر جون بول (G.H.A Juyn Boll) ہیں، انہوں نے اس پروجیکٹ میں ۱۹۶۱ سے پروفیسر برخمان کے ساتھ کام کرنا شروع کیا، جبکہ اس وقت وہ شعبہ اسلامیات میں طالب علم تھے، اس کام میں ان کی دلچسپی اور انہماک اس حد تک بڑھا کہ آئندہ زندگی میں انہوں نے حدیث نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو اپنی علمی تحقیقات کا خاص موضوع بنالیا۔

ڈاکٹر وٹکام نے لکھا ہے: ''فصلوں کی اشاعت کے وقت ان کے سرورق کے اندرونی صفحے پر علمی معاونین کے نام لکھے جاتے تھے، مگر افسوس ہے کہ مکمل جلد کی تجلید (جلد سازی) کے وقت وہ اوراق ضائع ہو گئے'' (صفحہ ی)

مقام شکر ہے کہ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ میں موجود معجم کی جلدوں میں ایسے چار سرورق محفوظ ہیں، جن میں معاونین کے نام درج ہیں۔ فصل ۳ کے سرورق پر ۳۷، فصل ۸ کے ٹائٹل پر ۳۹، فصل ۲۰ کے سرورق پر ۴۳ اور

فصل ۲۸ کے سرورق پر ۴۵ معاونین کے نام ہیں۔

مکمل جلدوں کی اشاعت کی صورت میں جلد اول کے آخر میں ۳۸ اور جلد دوم کے آخر میں بیالیس معاونین کی فہرست دی گئی ہے۔ جلد پنجم میں یہ تعداد اکیاون تک پہنچ گئی، جلد ۳، ۴، ۶ اور ۷ میں فہرست معاونین موجود نہیں ہے۔

ڈاکٹر وٹکام نے لکھا ہے: ''پروفیسر ونسنک نے ۱۹۲۲ء میں اس پروجیکٹ کی ایک رپورٹ تیار کی تھی، اس میں معاونین کی ایک فہرست دی تھی، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس سے ان کی مراد پروجیکٹ میں صرف علمی تعاون کرنے والے نہ تھے، بلکہ اس میں انہوں نے ان لوگوں کا بھی نام درج کردیا تھا، جنہوں نے کسی بھی حیثیت سے اس میں تعاون کرنے کا وعدہ کیا تھا یا اس پروجیکٹ کے سلسلے میں اپنی تائیدی رائے پیش کی تھی'' (صفحہ ی)

ڈاکٹر وٹکام نے اس پروجیکٹ کے علمی معاونین کی ایک جامع فہرست تیار کی ہے، اس میں ان کی تعداد ۶۴ تک پہنچ گئی ہے (س فہرست میں خود وٹکام اور ڈاکٹر راون، جنہوں نے فہارس کی جلد نمبر ۸ تیار کی ہے، کے نام بھی شامل ہیں) یہ فہرست درج ذیل ہے۔

1.Muhammad Fu'ad Abd al Baqi-2.C.Adriaanse-3.C.Van Arend 4.R.Bell-5.C.C.Berg-6.E.J.Van Den Berg-7.W.B.Jorkman- 8.S.A Bonebakker-9.G.Bos-10.J.Brugman-11.J.T.P.De Bruyn-12.J. Robertson Buchanan-13.V.F.Buchner-14.A.A. Cense- 15.R.F .Chisolm-16.A.A.Fokker-17.H.Fuchs-18.J.Fuck-19.E.Gobee-20. A.Guilla Ume-21.W.P.De Hass-22.W.Heffenins-23.W.Henning 24.M.Hidayat Hosain-25.T.P.Hofstee-26.J.Horovits- 27.A.J.W. Huisman-28.T.Huitema-29.MME.J.Janse-30.B.Joel-31.G.H.A.Juyboll 32.W.Kern-33.A.Kersten-34.H.Kindermann-35.I.Kratchkovstk-36.F.Krenkow 37.L.B.Kretz Schmar-38.MME.R.Kruk-39.J.B.Van Loon- 40.A. Mansur-41.J.P.M.Mensing-42.E.Van Mourik-43.R.Paret- 44.J. Pedersen-45.W.Raven-46.A.Richter-47.MME.M.Th. Romijn- 48.H.C.Ruyter-49.A.Sarlouis-50.A.Schaade-51.D.W.Schaafsma 52.A.Siddiqi-53.P.Smoor-54.J.L.Swellengrebel-55.F.Taoutel-56.Mohamed Tahtah-57.A.S.Trittom-58.MME.V.VaccaDeBosis-59.P.Voorhoeve

60.M.Weisweiler-61.A.J.Wensinck-62.W.D.Van Wijngaarden-63.H.A. Winkler-64.J.J.Witkan

مالی تعاون: ڈاکٹر وِنکام نے لکھا ہے: ''اس پروجیکٹ میں علمی تعاون کرنے والوں کے معاوضہ اور طباعت کے مصارف ہالینڈی تنظیم برائے فروغ تحقیق علمی Netherlands Organization for the Development of Scientific Research نے برداشت کئے'' (صفحہ ح)۔

اس سلسلے میں ابتدائی دو جلدوں میں کوئی صراحت نہیں ملتی، لیکن جلد ۳ سے جلد ۷ تک ہر جلد کے سرورق پر یہ عبارت درج ہے:

'' والمساعدات المالية هى من المجامع العلمية البريطانية والدينمركية والبسويدية والهولندية والاينسكو والمجلس الاممى للفلسفة والآداب ،والهيئة الهولندية للبحث العلمى البحث والاتحاد الاممى للمجامع العلمية۔''

کمپوزنگ اور طباعت: معجم کی کمپوزنگ اور طباعت کا کام دو اداروں کے تعاون سے انجام پایا۔ جلد چہارم کے صفحہ نمبر ۳۲۰ تک (یعنی معجم کا تقریباً نصف) لیدن کے مطبع بریل (E.J.Brill) میں کمپوز اور طبع کیا گیا۔ بقول ڈاکٹر وِنکام: ''اس مطبع میں کام کرنے والوں کو عربی زبان سے زیادہ واقفیت نہیں تھی، اس لئے بڑی دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔'' چوتھی جلد کے بقیہ حصہ اور دیگر جلدوں کی کمپوزنگ اور طباعت کا شرف ہندوستان کو حاصل ہوا، یہ کام الدارالقیمہ بھیونڈی میں ہوا، اس کے مالک شیخ عبدالصمد شرف الدین (م: ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء) نے اس میں غیر معمولی دلچسپی لی اور بڑے اہتمام سے اسے طبع کرایا۔ ڈاکٹر وِنکام نے لکھا ہے:

'' آخری چار جلدوں کی کمپوزنگ اور طباعت کا کام الدارالقیمہ بھیونڈی (ہندوستان) کے ناشرین نے انجام دیا، یہ حضرات اور خاص کر اس ادارے کے ڈائریکٹر عالم و متقی جناب عبدالصمد شرف الدین اپنے علمی سرمائے سے گہری واقفیت رکھتے تھے، انہوں نے بڑی باریکی اور دلچسپی سے یہ کام انجام دیا اور بہت سے اضافات اور تصحیحات کیں، ان کی وجہ سے یقیناً معجم کی اشاعت بہتر ڈھنگ سے ہوسکی'' (صفحہ ح)۔

اس سلسلے میں جلد ۵ اور ۶ کے آخر میں یہ صراحت ملتی ہے:

Arabic text has been printed by
Ad-Darul Qayyimah Bhewanadi India.

آخری جلد (فہارس): جلد ہفتم کی اشاعت کے ساتھ یہ پروجیکٹ مکمل ہوگیا تھا۔ اس کے آغاز ہی سے اس کے تحت اعلام و اماکن کے اشاریوں سے زیادہ دلچسپی کا اظہار نہیں کیا گیا تھا، وِنسنک اور ان کے معاونین کے پیش نظر صرف معجم کی تیاری تھی۔ وِنسنک نے اپنے ایک مقالے (شائع شدہ ۱۹۲۲ء) میں اشارہ دیا تھا کہ انہوں نے ''فہارس''

کی تیاری اور اشاعت کو کسی آئندہ مرحلے کے لئے مؤخر کر دیا ہے، اسی لئے پروفیسر بروخمان نے فہارس کے بغیر اس پروجیکٹ کو ختم کرنے کا ارادہ کر لیا، چنانچہ انہوں نے ۱۹۶۹ء میں جلد ہفتم کی اشاعت کے فوراً بعد اس کا دفتر بند کر دیا اور معاونین و مرتبین سے کئے گئے معاہدوں کو ختم کر دیا۔

بعد میں ڈاکٹر جے۔ جے۔ وٹکام(J.J.Witkam) نے معجم کے ساتھ فہارس کی اہمیت محسوس کی اور ان پر مشتمل مزید ایک جلد شائع کرنے کا ارادہ کیا، اس کیلئے انہوں نے ۱۹۷۲ء میں معجم کی ترتیب میں کام آنے والے پرانے کارڈز (جن پر دھول جم گئی تھی اور وہ فراموش کر دیئے گئے تھے) کا جائزہ لیا، انہوں نے پایا کہ پیش نظر مقصد کے لئے یہ مواد کافی نہیں ہے، اس لئے انہوں نے فہارس کی تیاری کیلئے از سر نو کام کا آغاز کیا۔۱۹۷۴ء میں وہ لیدن یونیورسٹی کی لائبریری میں مشرقی مخطوطات کے شعبے کے انچارج کا آغاز کیا۔۱۹۷۴ میں وہ لیدن یونیورسٹی کی لائبریری میں مشرقی مخطوطات کے شعبے کے انچارج بنا دیئے گئے۔ اس وقت تک وہ صحاح ستہ اور سنن الدارمی کا بالاستیعاب مطالعہ کر کے اعلام، جغرافیائی اسما اور قرآنی شواہد کی فہارس تیار کر چکے تھے۔

اشاریئے کا بقیہ کام ڈاکٹر وم راون(Wim Raven) نے سنبھالا، امسترڈام یونیورسٹی (Universty of Amsterdam) میں منصب تدریس پر فائز ہونے کے بعد بھی وہ اسے انجام دیتے رہے۔ انہوں نے مؤطا امام مالک اور مسند احمد سے فہرستیں تیار کیں، اس کام سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے اپنے اور ڈاکٹر وٹکام دونوں کے کام پر نظر ثانی کی اور تمام فہرستوں کو حروف تہجی کی ترتیب سے تیار کیا۔

اس آخری جلد (فہارس) کی اشاعت ہالینڈی تنظیم برائے فروغ علمی تحقیق اور Royal Academy Amsterdam کے فیاضانہ مالی تعاون کی بدولت ممکن ہو سکی، گزشتہ چند سالوں میں پرنٹنگ ٹیکنالوجی میں انقلاب آجانے کی وجہ سے اس کی کمپوزنگ اور طباعت مطبع دار بریل(E.J.Brill) میں ہوئی ہے، جہاں نصف صدی قبل اس کی جلد اول طبع ہوئی تھی۔

معجم میں مصادر حدیث کے اشارے: اس معجم میں حوالہ دینے کا طریقہ یہ اختیار کیا گیا ہے کہ مصادر حدیث کے مختصر اشاراتی نام ذکر کرنے کے بعد کتاب کا مختصر نام، پھر باب کا نمبر تحریر کیا گیا، سوائے صحیح مسلم، مؤطا امام مالک اور مسند احمد کے، صحیح مسلم اور مؤطا امام مالک کے ذیل میں (باب نمبر دینے کے بجائے) حدیث کا نمبر درج کیا گیا ہے، جبکہ مسند احمد کے حوالے سے میں جلد نمبر اور صفحہ نمبر ذکر کیا گیا ہے، مثلاً:

خ-شرکۃ ۱۶ سے مراد: صحیح بخاری، کتاب الشرکۃ، باب نمبر ۱۶ ہے۔

م-فضائل الصحابہ ۱۶۵ سے مراد: صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث نمبر ۱۶۵ ہے۔

د-طہارۃ ۲۷ سے مراد: سنن ابی داؤد، کتاب الطہارۃ، باب نمبر ۲۷ ہے۔

ت-ادب ۱۵ سے مراد: جامع ترمذی، ابواب الادب، باب نمبر ۱۵ ہے۔

ن-صیام ۷۸ سے مراد: سنن النسائی، کتاب الصیام، باب نمبر ۷۸ ہے۔

جہ-تجارت ۳۱ سے مراد: سنن ابن ماجہ، ابواب التجارات، باب نمبر ۳۱ ہے۔

دی-صلوٰۃ ۷۹ سے مراد سنن الدارمی، کتاب الصلوٰۃ، باب نمبر ۷۹ ہے۔

ط-صفۃ النبی ﷺ ۳ سے مراد: مؤطا امام مالک، صفۃ النبی ﷺ، حدیث نمبر ۳ ہے۔

حم-۴، ۱۷۵ سے مراد: مسند احمد، جلد چہارم، صفحہ نمبر ۱۷۵ ہے۔

جن نمبروں پر ستارہ کی علامت (☆) بنائی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نمبر کے باب، حدیث یا صفحہ پر وہ لفظ ایک سے زائد بار آیا ہے۔

معجم کی ترتیب کے دوران پیش نظر رہنے والے مصادر کے ایڈیشن: معجم کی ترتیب کے دوران مصادر حدیث کے درج ذیل ایڈیشن مرتبین کے پیش نظر رہے ہیں: **صحیح بخاری:** ۱-طبع قاہرہ، ۱۳۴۵ھ، نو جلدیں۔ ۲-تحقیق TH. W. Juynboll/ L.Krehl لیدن، ۱۸۶۲ء، ۱۹۰۸ء، ۴ جلدیں۔ **صحیح مسلم:** ۱-صحیح محمد فواد عبدالباقی، طبع قاہرہ، ۱۳۲۴ھ-۱۳۲۵ھ/ ۱۹۵۵ء-۱۹۵۶ء، ۵ جلدیں۔

سنن ابی داؤد: ۱- باہتمام محمد محی الدین عبدالحمید، طبع قاہرہ، بدون تاریخ (۱۹۳۵ء کے آس پاس) ۴ جلدیں۔ ۲-محمود محمد خطاب السبکی، المنہل العذب المورود شرح سنن ابی دائود طبع قاہرہ، ۱۳۵۱ھ، ۱۰ جلدیں۔ ۳- امین محمود خطاب، فتح الملک المعبود تکملة المنهل العذاب المورود، طبع قاہرہ، ۱۳۷۵-۱۳۷۹ھ/ ۱۹۵۵-۱۹۵۹ء، ۳ جلدیں۔

جامع ترمذی: ۱-شرح الامام ابن العربی المالکی، طبع قاہرہ، ۱۳۵۰-۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۱ء-۱۹۳۴ء، ۱۳ جلدیں۔

سنن النسائی: ۱-شرح جلال الدین السیوطی، باہتمام شیخ حسن محمد المسعودی، طبع قاہرہ، بدون تاریخ، ۸ جلدیں۔

سنن ابن ماجہ: ۱-تحقیق محمد فواد عبدالباقی، طبع قاہرہ، ۱۳۷۲-۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۲ء-۱۹۵۳ء، ۲ جلدیں۔

سنن الدارمی: ۱-طبع کان پور (ہندوستان)، ۱۲۹۳ھ۔ ۲-مطبع دار احیاء السنہ النبویہ بیروت، بدون تاریخ، ۲ جلدیں۔

مؤطا امام مالک: ۱-تحقیق محمد فواد عبدالباقی، قاہرہ، ۱۳۷۰ھ/ ۱۹۵۱ء، ۲ جلدیں۔

مسند احمد: ۱-طبع قاہرہ، ۱۳۱۳ھ/ ۱۸۹۵ء، ۶ جلدیں۔

۲-تحقیق احمد محمد شاکر، طبع قاہرہ، ۱۳۶۸-۱۳۷۵ھ/ ۱۹۴۹-۱۹۵۶ء، ۱۵ جلدیں، نامکمل (اس ایڈیشن سے بھی استفادہ کیا گیا ہے، لیکن حوالہ صرف قدیم ایڈیشن کا دیا گیا ہے)

فہارس کے مشتملات: آٹھویں جلد جو فہارس پر مشتمل ہے، بہت اہم ہے، اس میں بنیادی طور پر تین فہرستیں پیش

کی گئی ہیں:

۱-اعلام کے اسماء،۲-جغرافیائی اسما،۳-قرآنی سورتوں اور آیات کے اسما، اسمائے اعلام کے مشتملات درج ذیل ہیں۔

۱-سند کا آخری راوی (عموماً صحابی)،۲- وہ حضرات جن کے نام متونِ احادیث میں آئے ہیں،۳-قوموں، قبیلوں، ان کی شاخوں، قبائلی اور مذہبی گروہوں کے نام،۴- ملائکہ، جن، شیاطین، بتوں، حیوانات اور تلواروں کے نام، اسی طرح ہر وہ چیز جس کا کوئی مخصوص نام ہو،۵-اشخاص یا گروہوں کی جانب منسوب صفات۔ اعلام کے سلسلے میں دو باتوں کا تذکرہ ضروری ہے:

الف: اعلام کی فہرست تیار کرنے میں ایک دشواری یہ تھی کہ حدیث کی مختلف کتابوں میں ایک ہی شخص کا تذکرہ مختلف ناموں کے ساتھ مختلف مقامات پر آیا ہے، اس اختلاف کو باقی رکھتے ہوئے اشاریہ سازی مفید نہیں تھی، اس لئے مرتبین نے طے کیا کہ ایک شخص کے مختلف ناموں کی تحقیق کر کے انہیں صرف ایک جگہ ذکر کیا جائے اور دیگر ناموں کی جگہ اسی کا حوالہ دے دیا جائے۔ مثلاً:

☆ محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، ☆ ابن شہاب (ملاحظہ کیجئے: محمد بن مسلم بن شہاب الزہری)، ☆ زہری (ملاحظہ کیجئے: محمد بن مسلم بن شہاب زہری)

اعلام کا اشاریہ کس طرح تیار کیا گیا ہے، اس سلسلے میں دیگر ضروری معلومات مرتبین نے شروع میں ذکر کر دی ہیں۔

ب: اسانید میں مذکور اعلام کا اشاریہ نہیں تیار کیا گیا ہے، اس لئے کہ بقول مرتبین علم اسماء الرجال کا ایک بہت وسیع میدان ہے، اسانید میں مذکور اسماء اور متونِ حدیث میں مذکور اسماء کے درمیان خلط ملط مناسب نہیں ہے۔ احادیث کے تجزیاتی مطالعے کے لئے اسانید میں مذکور اسماء کا مطالعہ نہایت ضروری ہے، لیکن یہ کام اس قسم کی سادہ فہرست میں ممکن نہیں ہے، اس لئے کہ اس میں روایتی طرز پر فہرستیں تیار کرنے کی بجائے الواح تیار کرنا ضروری ہے، امید ہے کہ آئندہ اسلامیات کے میدان میں کام کرنے والے حضرات یہ کام انجام دیں گے۔ اس میدان میں کمپیوٹر سے مدد لینا ضروری ہے۔

جغرافیائی اسما میں درج ذیل چیزیں شامل ہیں: ۱-اماکن و بلدان،۲- پہاڑی، سمندر، دریا، چشمے، اجرام سماوی، ۴- غیر انسانی مظاہر، مثلاً زبانیں، لباس وغیرہ کی جانب منسوب صفات۔ فہرست اسماء و آیات قرآنی کو حروف تہجی کی ترتیب سے تیار کیا گیا ہے۔

فہرست شواہد قرآنی: یہ ان آیات قرآنی کا اشاریہ ہے جو متونِ احادیث میں بطور شواہد وارد ہوئی ہیں، اس فہرست کو مصحف کی ترتیب سے تیار کیا گیا ہے اور پوری آیت ذکر کرنے کی بجائے صرف اس کا نمبر درج کر دیا گیا ہے۔

خاتمہ: اس کتاب کی صورت میں مستشرقین کی برسوں کی علمی کاوش کا جو ثمرہ سامنے آیا ہے، اس پر وہ علمی و دینی

حلقوں کی جانب سے از حد شکریئے کے مستحق ہیں، لیکن اس سے استفادہ اور اس سے متعلق رائے قائم کرنے میں احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ کوئی بھی انسانی کام خامیوں سے بالکلیہ مبرا نہیں ہوسکتا، خاص طور سے وہ کام جس کی انجام دہی میں مختلف مزاجوں اور صلاحیتوں کے افراد شریک رہے ہوں۔ شروع میں ذکر کیا گیا کہ کتاب کا حجم محدود رکھنے کے مقصد سے بہت سے ایسے الفاظ کو، جو احادیث میں کثرت سے آئے ہیں، حذف کر دیا گیا ہے، اس لئے اگر کسی حدیث کا کوئی لفظ اس کتاب میں نہ ملے تو قطعی طور سے یہ فیصلہ کرنا مناسب نہ ہوگا کہ وہ حدیث مذکورہ نو کتب حدیث میں (جن کی اس کتاب میں اشاریہ سازی کی گئی ہے) موجود نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی حدیث کا حوالہ اس کے کسی لفظ کے تحت نہ ملے تو اس کے دوسرے الفاظ کے تحت اسے تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ڈاکٹر عبداللہ حیانی نے اپنے ایک مقالے (شائع شدہ مجلۃ البحوث الاسلامیہ ریاض، شمارہ ۴۳، رجب تا شوال ۱۴۱۲ھ) میں ونسنک کی کتاب مفتاح کنوز السنۃ پر بعض استدراکات کئے ہیں اور اس کی بعض فروگزاشتوں کی نشاندہی کی ہے۔ اس مقالے میں انہوں نے یہ بھی تذکرہ کیا ہے کہ وہ المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی پر بھی اسی طرز کا مقالہ لکھیں گے۔ افسوس کہ یہ مقالہ راقم سطور کو دستیاب نہیں ہوسکا۔

مراجع: ۱- نجیب العقیقی، المستشرقون، دار المعارف مصر، طبع دوم، ۲- ج۔ ج۔ ج۔ ولکام، مشروع تالیف المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، عرض تاریخی، المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، جلد ۸ (فہارس) دار الدعوۃ استانبول، ۱۹۸۸ء، و دار سحنون تونس، ۱۹۸۸ء ۳- وم۔ راون، ارشادات للقاری، المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، جلد ۸۔ ۴- ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی علی گڑھ میں موجود المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی کی قدیم جلدیں۔

☆☆☆

انکساری

مولانا محمد عبداللہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ ساہیوال فرماتے ہیں، ایک دفعہ ملتان شاہ جی (حضرت عطا اللہ بخاری) کی خدمت میں بیٹھا تھا، باتوں میں یہ بھی ذکر آیا کہ احادیث میں یہ واقعات ملتے ہیں، حضورؐ جب صحابہ کرامؓ میں تشریف فرما ہوتے اور کوئی نو وارد یا ناواقف آتا تو پوچھتا کہ آپ میں محمد کون ہیں؟ اب سوال یہ زیر بحث آگیا۔ حضورؐ جبکہ سراپہ حسن وخوبی تھے، ظاہری اور وجاہت کے اعتبار سے بھی کوئی شخص ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا تھا، تو کیا وجہ تھی کہ نو وارد تمیز نہ کرسکتا کہ اس مجلس میں حضورؐ کون ہیں، اس پر شاہ جی نے فرمایا، میری سمجھ میں تو کچھ یوں آتا ہے کہ حضورؐ کا چہرہ مرکز انوار تجلیات تھا، صحابہ کرام جب خدمت میں بیٹھتے تو حضورؐ کے چہرہ مبارک کا پرتو ان پر بھی پڑتا، جس سے ان کے چہرے بھی پرانوار ہوجاتے۔ لہٰذا جب ناواقف آتا تو اپنی بے خبری کے باعث اسے دریافت کرنا پڑتا کہ محمد کون ہیں، مولانا فرماتے ہیں، میں شاہ جی کی اس توجیہ پر بے ساختہ داد دینے لگا تو ازراہ انکساری فرمایا۔ مولانا یہ آپ کی برکت سے حل ہوا ہے۔